# ازعدالت عظمیٰ

14اکتوبر۔1954

## بیجے کوٹن ملز لمیٹڈ۔

## بنام

## ریاست اجمیر۔

مہر چند مہاجن چیف جسٹس، مکھرجے، ویوین بوس، جگندھاداس اور وینکتاراما آئیر جسٹس صاحبان

بھارت کا آئین آرٹیکل 19 (1) (جی)، 19 (6)-کم از کم اجرت ایکٹ (XI بابت 1948) کی دفعہ 3، 4 اور 5-مناسب حکومت-اجرت کی کم از کم شرح طے کرنا-کیا آٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

کم از کم افرت ایکٹ کے توضیعات کی ذیلی دفعہ 3، 4، 1 اور 5 میں مناسب حکومت مالک اور ملازم کے درمیان صنعتی تنازعہ میں اجرت کی کم از کم شرح طے کرنیکا اختیار دیتی ہیں اور اس کے تحت مقرر کردہ اجرت کی ادائیگی نہ کرنا ایکٹ کے تحت مجرمانہ جرم ہے۔

کہا گیا ہے کہ اجرت کی کم از کم شرحوں کے تعین کے ذریعے معاہدے کی آزادی پر عائد پابندیاں اگرچہ وہ آئین کیا آرٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت ضمانت شدہ تجارت یا کاروبار کی آزادی میں کسی حد تک مداخلت کرتی ہیں لیکن وہ غیر معقول نہیں ہیں اور عام لوگوں کے مفاد میں عائد کی جارہی ہے اور آئین کے آرٹیکل 43 میں بتائے گئے ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں میں سے ایک پر عمل کرنے کے مقصد کے ساتھ آرٹیکل 19 کی شق 6 کی شرائط سے محفوظ ہیں۔

ایس 1 ایسٹ وغیرہ۔ بنام ریاست مدراس، (1954) 1 ایم۔ ایل۔ جے۔ 518 کا حوالہ دیا گیا۔

بنیادی دائرہ اختیار: 1954 کی پٹیشن نمبر 188 اور 189 بابت 1954۔ بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت بنیادی حقوق کا نفاذ۔

درخواست کنندگان کی طرف سے ایچ ایم سیروائی، جسٹس بی دادا چنجی اور راجندر نارائن۔

مدعا علیہ کے لیے سی۔ کے۔ ڈیفتری، بھارت کے سالیسٹر جنرل (ایم۔ ایم۔ کول اور پی۔ جی۔ گوکھلے، بشمول)

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

14 اکتوبر 1954۔ عدالت کا فیصلہ مکھرجی کے ذریعے سنایا گیا تھا۔ اب ہم آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دو منسلک عرضیوں کو اُٹھانے ہے۔ان درخواستوں میں سے ایک، پٹیشن نمبر 188، شری بیجے کاٹن ملز لمیٹڈ (جسے اس کے بعد ' کمپنی' کہا جاتا ہے)، 1954 کی دیوانی اپیل نمبر 139 میں اپیل کنندہ، درخواست گزار کے طور پر ظاہر ہوتا ہے، جبکہ دوسری پٹیشن، نمبر 189، اس کے تحت کام کرنے والے متعدد ملازمین کی طرف سے دائر کی گئی ہے۔

ان دونوں درخواستوں کی حمایت میں پیش ہونے والے مسٹر سیروائی کے دلائل کی تعریف کرنے کے لیے چند سابقہ حقائق بیان کرنا ضروری ہوگا:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 1950 میں کسی وقت کمپنی اور اس کے مزدوروں کے درمیان اجرت میں اضافے کے حوالے سے صنعتی تنازعہ ہوا تھا اور یہ تنازعہ حکومت اجمیر نے یکم دسمبر 1950 کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے صنعتی ٹریبونل کو بھیج دیا تھا۔ٹریبونل نے 27 نومبر 1951 کو اپنا فیصلہ سنایا اور قرار دیا کہ "مل کی موجودہ کمائی کی صلاحیت اجرت کی زیادہ شرحوں اور زیادہ مہنگائی الاؤنس کے ایوارڈ کو روکتی ہے۔"ملازمین نے اس فیصلے کے خلاف اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل دائر کی۔جب یہ اپیل زیر التواتھی، چیف کمشنر اجمیر نے کم از کم اجرت ایکٹ توضیعات کے تحت ریاست کے اندر ٹیکسٹائل انڈسٹری میں مزدوروں کی کم از کم اجرت کے تعین کے لیے اقدامات کیے۔ 17 جنوری 1952 کو ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے، جس نے 4 اکتوبر کو اپنی رپورٹ پیش کی، اس کے بعد اور 7 اکتوبر 1952 کو اجرت کی کم از کم شرحوں کو طے کرتے ہوئے نوٹیفکیشن جاری کیا گیا، جس کے خلاف درخواست گزار کمپنی سمیت کئی ٹیکسٹائل کمپنیوں کی طرف سے رٹ درخواستیں دائر کی گئیں۔اس دوران، تاہم کمپنی کے مزدوروں کی طرف سے دائر اپیل، معمول کے مطابق، اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے آگے بڑھی۔اپیلٹ ٹریبونل نے کیس کو مزید تحقیقات کے لیے اصنعتی ٹریبونل کو واپس بھیج دیا اور مؤخرالذکر نے 8 ستمبر 1953 کو اپنا حتمی فیصلہ دیا، جس کے ذریعے اس نے اس بنیاد کو مسترد کر دیا جس پر کم از کم اجرت چیف کمشنر کی طرف سے 56 مقرر کیے گئے تھے اور طے شدہ کم از کم اجرت مقرر کی گئی تھی اجرت میں مہنگائی الاؤنس بھی صرف .35 شامل ہے۔کمپنی نے اپنی عرضی میں کہا ہے کہ ریاستی حکومت اجمیر کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم اجرت مکمل طور پر ممنوع ہے اور کمپنی کے لیے اس طرح کی اجرت کی ادائیگی پر اپنا کاروبار جاری رکھنا بالکل ممکن نہیں ہے۔اس طرح سے، کمپنی نے یکم اپریل 1953 کو اپنی ملیں بند کر دیں۔کمپنی کی ملوں میں تقریباً 1500 مزدور کام کر رہے تھے اور کہا جاتا ہے کہ جنوری 1954 سے ان میں سے کئی سیکڑوں نے انتظامی حکام سے رابطہ کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ ملوں میں 35 روپے میں صنعتی ٹریبونل کے ذریعہ مقرر کردہ اجرت پر کام کرنے کے لئے آمادگی کا اظہار کریں۔ اگرچہ کارکنوں کی اکثریت اصنعتی ٹریبونل کی طرف سے مقرر کردہ اجرت پر کام کرنے پر راضی تھی، لیکن کمپنی اس حقیقت کی وجہ سے ملوں کو کھولنے سے قاصر ہے کہ کم از

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

کم اجرت ایکٹ کے تحت مقررہ اجرت کی ادائیگی نہ کرنا ایک مجرمانہ جرم ہے۔ یہ حیثیت ہونے کی وجہ سے اور چونکہ کم ازکم اجرت ایکٹ کمپنی کے اپنے اوراس کے کارکنوں کے درمیان طے شدہ شرائط پر اپنے کاروبار کو جاری رکھنے کی راہ میں حائل ہے،، کمپنی کی طرف سے 1954 کی پٹیشن نمبر 188 دائر کی گئی ہے جس میں خودکم ازکم اجرت ایکٹ کی مادی توضیعات کے آئینی جواز کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم ازکم اجرت سے کم اجرت پر کام کرنے کے خواہشمند کارکنوں نے کمپنی کے تمام الزامات کی حمایت کرتے ہوئے دوسری درخواست دائر کی ہے۔ مسٹر سیروائی، جوان دونوں درخواستوں کی حمایت میں پیش ہوئے ہیں، نے ہمیں یہ مؤقف اختیار کرنے کی دعوت دی ہے کہ کم ازکم اجرت ایکٹ کی مادی توضیعات کو آئین کے آرٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت ضمانت شدہ مالکوں اور ملازمین کے بنیادی حقوق سے متصادم ہونے کی وجہ سے غیر قانونی اور دائرہ اختیار سے باہر ہیں اور یہ کہ وہ اس آرٹیکل کی شق (6) کے ذریعے محفوظ نہیں ہیں۔

قابل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ کم ازکم اجرت ایکٹ مالک کے حقوق پر اس لحاظ سے غیر معقول پابندیاں عائد کرتا ہے کہ اسے تجارت یا کاروبار کرنے سے روکا جاتا ہے جب تک کہ وہ کم ازکم اجرت ادا کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔ ملازمین کے حقوق بھی محدود ہیں، کیونکہ وہ اپنے اور اپنے مالکوں کے درمیان طے شدہ شرائط پر کسی بھی تجارت یا صنعت میں کام کرنے سے معذور ہیں۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ کم ازکم اجرت کے تعین سے متعلق توضیعات غیر معقول اور من مانی ہیں۔ یہ سب کچھ "مناسب حکومت" کی بلا روک ٹوک صوابدید پر چھوڑ دی گئی ہے اور یہاں تک کہ جب کوئی کمیٹی مقرر کی جاتی ہے، تب بھی ایسی کمیٹی کی رپورٹ یا مشورہ حکومت پر پابند نہیں ہوتا ہے۔ کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے اور کسی بھی عدالت میں مزید نظر ثانی یا چیلنج کے لیے اجاگر نہیں ہوتا ہے۔ ماہر وکیل مزید کہتا ہے کہ ایکٹ کی طرف سے لگائی قابل پابندیاں مکمل طور پر غیر معقول اور یہاں تک کہ مالکوں کے ایک طبقے کے حوالے سے جابرانہ ہیں، جو خالصتاً معاشی وجوہات کی بنا پر کم ازکم اجرت ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں لیکن جن کا مزدوری کا استحصال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ایسے معاملات میں ایکٹ کی توضیعات کا اس مقصد سے کوئی معقول تعلق نہیں ہے جو اس کے خیال میں ہے۔ ہم ان معاملوں کا ان کے مناسب ترتیب میں جائزہ لیں گے۔

اس بات سے کوئی اختلاف نہیں کیا جاسکتا کہ مزدوروں کو روزی کمانے والی اجرت کا حصول جو نہ صرف جسمانی روزی روٹی کو یقینی بناتا ہے بلکہ صحت اور شائستگی کی دیکھ بھال کو بھی یقینی بناتا ہے، عوام کے عمومی مفاد کے لیے سازگار ہے۔ یہ ہمارے آئین کے آرٹیکل 43 میں شامل ریاستی پالیسی کے رہنما اصولوں میں سے ایک ہے۔ یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ 1928 میں جنیوا میں کم ازکم اجرت طے کرنے والی مشینری کی مجلس ہوئی تھی اور اس مجلس میں منظور کی گئی قرارداد یں بین

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الاقوامی لیبر کوڈ میں شامل تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ کم از کم اجرت کا قانون ان قراردادوں کو نافذ کرنے کے مقصد سے منظور کیا گیا تھا (ایس 1۔ ایسٹ وغیرہ بمقابلہ ریاست مدراس) (1)۔ اگر مزدوروں کو کم از کم اجرت سے لطف اندوز ہونا ہے اور انہیں ان کے مالکوں کے استحصال سے بچانا ہے، تو یہ بالکل ضروری ہے کہ ان کے معاہدے کی آزادی پر پابندیاں لگائی جائیں اور اس طرح کی پابندیوں کو کسی بھی لحاظ سے غیر معقول نہیں کہا جا سکتا۔ دوسری طرف، مالکوں کو شکایت کرتے ہوئے نہیں سنا جا سکتا کہ اگر وہ اپنے مزدوروں کو کم از کم اجرت دینے پر مجبور ہو حالانکہ وہ اپنی غربت اور بے بسی کی وجہ سے کم اجرت پر کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ہم واقعی مسٹر سیروائی کی اس دلیل کی تعریف نہیں کر سکے کہ ایکٹ کی توضیعات مالکوں کے ایک خاص طبقے کو سخت اور حتیٰ کہ جابرانہ طور پر متاثر کرنے کے پابند ہیں جو خالصتا معاشی وجوہات کی بنا پر حکام کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم اجرت ادا کرنے سے قاصر ہیں لیکن ان کا اپنے مزدوروں کا استحصال کرنے کا کوئی بے ایمانی ارادہ نہیں ہے۔ اگر یہ عام لوگوں کے مفاد میں ہے کہ مزدوروں کو مناسب اجرت ملنی چاہیے، تو مالکوں کے ارادے چاہے اچھے ہوں یا برے، واقعی غیر متعلقہ ہیں۔ انفرادی مالکوں کو ایکٹ کے تحت مقرر کردہ کم از کم اجرت کی بنیاد پر کاروبار جاری رکھنا مشکل ہو سکتا ہے لیکن یہ مکمل طور پر ان مخصوص مالکوں کے معاشی حالات کی وجہ سے ہونا چاہیے۔ یہ خود کو غیر معقول قرار دیتے ہوئے قانون کو کالعدم قرار دینے کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

جہاں تک کم از کم اجرت کے تعین کے طریقہ کار کا تعلق ہے، بلاشبہ "مناسب حکومت" کو بہت بڑے اختیارات دیے گئے ہیں۔ لیکن اسے اجرت طے کرنے سے پہلے، کمیٹی کے مشورے پر غور کرنا ہوگا اگر کسی کو مقرر کیا جاتا ہے، یا ان افراد کی طرف سے اس کی تجاویز پر کی گئی نمائندگی جو اس سے متاثر ہونے کا امکان ہے۔ کم از کم اجرت پر نظر ثانی کے تمام مواقع پر مشاورتی اداروں کے ساتھ مشاورت کو لازمی قرار دیا گیا ہے، اور ایکٹ کے دفعہ 8 میں مرکزی اور ریاستی حکومت دونوں کو کم از کم اجرت طے کرنے اور اس پر نظر ثانی کے معاملے میں مشورہ دینے کے مقصد سے ایک مرکزی مشاورتی بورڈ کے تقرر کا التزام ہے۔ اس طرح کے مرکزی مشاورتی ادارے کو مختلف مشاورتی اداروں کے کام کو مربوط کرنے کے لیے ایک مربوط ایجنٹ کے طور پر بھی کام کرنا ہے۔ کمیٹیوں یا مشاورتی اداروں میں، مالکوں اور کارکنوں کے نمائندوں کی تعداد مساوی ہوتی ہے اور ان کے علاوہ کچھ آزاد اراکین ہوتے ہیں جن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ معاملے پر منصفانہ اور غیر جانبدارانہ نظریہ اختیار کریں گے۔ یہ توضیعات، ہماری رائے میں، مناسب حکومت کے کسی بھی جلد بازی یا عجیب و غریب فیصلے کے خلاف مناسب تحفظ فراہم کرتی ہیں۔ "مناسب صورتوں میں "مناسب حکومت" کو اس ایکٹ کی توضیعات کے نفاذ سے چھوٹ دینے کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ بلاشبہ "مناسب حکومت" کے فیصلے پر مزید نظر ثانی کا کوئی التزام نہیں ہے، لیکن ہمیں نہیں لگتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

کہ یہ خود ہی ایکٹ کی توضیعات کو غیر معقول بنا دے گا۔ ہماری رائے میں، پابندیاں، اگرچہ وہ آئین کے آرٹیکل 19 (1) (جی) کے تحت ضمانت شدہ تجارت یا کاروبار کی آزادی میں کسی حد تک مداخلت کرتی ہیں، لیکن یہ معقول ہیں اور عام لوگوں کے مفاد میں عائد کی جانے والی آرٹیکل 19 کی شق (6) کی شرائط سے محفوظ ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔ درخواستیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document